جمعۃ المبارک کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کیلئے خصوصاً مغربی ممالک میں اہتمام کرنے کی تحریک

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ⑩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑪ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا
اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ
وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑫ (الجمعة: ۱۰-۱۲)

اور پھر فرمایا:۔

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ پہلا دن جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں غیر معمولی برکتیں رکھی ہیں اور اس دن کے لئے ہمیں سال بھر کا انتظار نہیں کروایا جاتا بلکہ ہر ہفتہ جمعہ نئی برکتیں لے کر آتا ہے اور مومن کو اپنے کھوئے ہوئے مقامات کو دوبارہ حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے اور نئی منازل کی طرف بڑھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور بعض لوگوں کا ہاتھ پکڑ کے ان کو نئی منازل کی طرف آگے

بڑھا بھی دیتا ہے، صرف بڑھنے میں مدد نہیں کرتا، بڑھنے کی طرف توجہ ہی نہیں دلاتا بلکہ عملاً بہت سے مومن ایسے ہیں جو جمعہ کی برکت سے کئی نئی مسافتیں طے کر لیتے ہیں لیکن یہ جو جمعہ کی برکتیں ہیں یہ عموماً لوگوں کی نظر سے مخفی رہتی ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے اس مضمون پر بار ہا مسلمانوں کو توجہ دلائی اس مضمون پر بار بار روشنی ڈالی اور توجہ دلائی کہ جمعہ میں کتنی برکتیں ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ جمعہ میں جمعہ سے لے کر عصر کے وقت تک ایسی مبارک ساعتیں ہیں کہ جن میں مومن کی ہر دعا قبول ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلاۃ حدیث نمبر: ۸۸۴) اور اس کے علاوہ جمعہ کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے مثبت رنگ میں جو کچھ فرمایا ہے ایک طویل مضمون ہے لیکن خلاصہ کلام یہی ہے کہ مومنوں کے لئے جمعہ کا دن بہت ہی اہمیت رکھنے والا دن ہے، غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں کا موجب ہے۔

پس نئے سال کا آغاز جمعہ سے ہو رہا ہو تو اس میں ہمارے لئے دو خوشیاں اکٹھی ہو گئیں لیکن ان خوشیوں کے ساتھ ایک غم کا احساس اور فکر کا احساس بھی شامل ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے جماعت احمدیہ کے بھی تمام افراد نہ صرف یہ کہ جمعہ برکتوں سے پوری طرح واقف نہیں بلکہ بہت سے ایسے ہیں جو جمعہ کے فرض کی ادائیگی سے بھی غافل ہیں اور ایسے لوگ دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں، پاکستان میں نسبتاً کم ہوں گے بہت کم بھی کہہ لیں تب بھی ایک اتنی بڑی تعداد ضرور موجود ہے جمعہ نہ پڑھنے والوں کی جو جماعت احمدیہ کے معیار کے لحاظ سے کسی طرح بھی قابل برداشت نہیں اور غیر ممالک میں تو یہ نسبت بہت زیادہ خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ جہاں جماعتوں کا پھیلاؤ ملک کے پھیلاؤ کی طرح بہت زیادہ وسعت اختیار کر گیا ہے لیکن تعداد تھوڑی ہے وہاں کئی قسم کے مسائل پیش آتے ہیں۔ جمعہ پڑھنے کے لئے جماعت کو جو جگہ میسر آتی ہے خواہ وہ مسجد ہو یا کسی گھر کا کمرہ ہو وہ عموماً لوگوں کے گھروں سے دور ہوتی ہے کیونکہ پھیلاؤ کے ساتھ اگر تعداد نہ بڑھے تو پھر لوگوں کے درمیان فاصلے بہت حائل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں خاص طور پر میں نے دیکھا ہے بعض جگہیں جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے وہاں بعض لوگوں کو سو سو میل کا سفر کر کے آنا پڑتا ہے۔ ایک جگہ ایسی تھی جہاں ایک ڈاکٹر صاحب صرف اس وجہ سے جمعہ پڑھ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ذاتی جہاز دیا ہوا تھا ورنہ ان کے لئے روزانہ صبح موٹر کے ذریعہ مسجد تک پہنچنا ممکن ہی نہیں تھا۔ تو یہ میرا مطلب ہے کہ جب ملک وسیع ہو جائیں جماعت بھی ملک کے ساتھ ہی پھیلے گی جغرافیائی طور پر ملک کے ساتھ ساتھ ہر طرف کہیں نہ کہیں جماعت کے کچھ افراد موجود ہوں گے لیکن اگر تعداد زیادہ نہ ہو تو پھر خلا

بیچ میں بہت بڑھ جاتے ہیں اس لئے ایک طبعی روک جمعہ پڑھنے کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے لیکن اس روک کے علاوہ اس سے بھی زیادہ خطرناک روک یہ ہے کہ اکثر عیسائی ممالک میں بلکہ غالباً تمام عیسائی ممالک میں جمعہ کے روز کوئی رخصت نہیں ہوتی اور اس کے مقابل پر اتوار ہی کو نہیں بلکہ ہفتہ کو بھی رخصت دی جاتی ہے تو مسلمانوں کو کوئی رخصت ایسی نہیں ملتی جس میں وہ سمجھیں کہ آج ہمارا مذہبی دن ہے اور اسے خالصۃً ہم نے مذہبی رنگ میں منانا ہے۔ جمعہ ایک عام دن کی طرح آتا بھی ہے اور گزر بھی جاتا ہے اور بہت سے ان مغربی ممالک میں بسنے والے احمدی یا دوسرے مسلمان اس کی اہمیت سے اتنے بھی واقف نہیں کہ بسا اوقات ان کو یہ بھی یاد نہیں ہوتا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔

چنانچہ انگلستان ہی کا واقعہ ہے یہاں ایک جمعہ کے موقع پر جس دن رخصت بھی تھی جب جماعت کے صدر نے پتا کیا کہ بہت سے لوگ جو یہاں نہیں آئے مسجد میں نہیں آئے جمعہ کے لئے وہ کیوں نہیں آئے تو بہت سے احمدیوں نے ان کو یہ جواب دیا کہ اوہو یہ جمعہ کا دن تھا۔ ہمیں تو پتا ہی نہیں لگا یعنی کاموں میں روزمرہ کے کاموں میں جمعہ کے دن کو کوئی بھی اہمیت حاصل نہیں۔ ایک عام دن کی طرح آتا اور گزر جاتا رہا اس لئے ان کو قطعاً اس بات کا خیال ہی نہیں آیا کہ آج جمعہ کی وجہ سے ہمیں رخصت بھی ہے اس لئے ہمیں مسجد میں پہنچنا چاہئے۔

چنانچہ یہ جو صورت حال ہے اس نے جب میں امریکہ گیا تو مجھے خاص طور پر بہت پریشان کیا کیونکہ وہاں بچوں کی تربیت اور جماعت کی عمومی تربیت کے سلسلہ میں میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ جب تک ہم جمعہ کی اہمیت کو پوری طرح جماعت کو سمجھاتے نہیں اور نظام جمعہ کا پورا احترام نہیں کرتے اور اس دن باقاعدہ عبادت کیلئے اکٹھے نہیں ہوتے اس وقت تک ہماری تمام دیگر تربیتی کوششیں کامیاب نہیں ہوسکتیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود مومن کی تربیت کیلئے جمعہ کا دن رکھا ہے اور ہر مذہب کیلئے خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی اجتماعی دن ایسا ضرور رکھا ہوا ہے کہ جس میں اس مذہب کے ماننے والوں کی تربیت ہوتی تھی، وہ اکٹھے ہوتے تھے، نئی زندگی ان کو ملتی تھی، پرانے داغ دھونے کا موقع ملتا تھا اور بہت سی دیگر برکتیں اس ایک دن کی وجہ سے نصیب ہوتی تھیں۔

چنانچہ ہفتہ کا دن یہود کیلئے مقرر تھا اور اسکو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی چنانچہ قرآن کریم نے ہفتہ کے دن ان کے عدم احترام کی وجہ سے ان کا ملعون ہونا بیان فرمایا ہے۔ ان پر اس لئے لعنت پڑی، اس لئے

ان کے دلوں پر مہر لگی اور وجوہات میں سے ایک یہ تھی کہ وہ ہفتہ کے دن کا احترام نہیں کرتے تھے۔ عیسائیوں کیلئے یہ اتوار کا دن ہے اور جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے عیسائیت کے زندہ رہنے کی اب تک بڑی وجہ اتوار کا دن ہے۔ اتوار اگر نہ منائی جاتی تو عیسائیت کب کی مر چکی ہوتی۔ اتوار کے دن ساری قوم کو چھٹی ہوتی ہے بچے تیار ہوتے ہیں، اچھے کپڑے پہن کے، مائیں انکو ساتھ لیکر گرجا گھروں میں جاتی ہیں اور یہ Insititution عیسائیت کو زندہ رکھنے میں بہت ہی مددگار ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ عیسائیت جب بعض دیگر عوامل کی وجہ سے طبعی موت مرنا شروع ہوئی یعنی ظاہر طور پر عیسائی رہتے ہوئے بھی بہت سے عیسائی عملاً عیسائی نہیں رہے تو اس کا ایک مظاہرہ اس طرح ہوا کہ چرچ خالی ہونے شروع ہو گئے۔ بڑے بڑے وسیع چرچ جو کسی زمانہ میں پوری طرح آباد ہوا کرتے تھے وہ اتنے خالی ہوئے کہ بالآخر چرچ کی Organizations کو ان جماعتوں جن کی وہ ملکیت تھے ان چرچوں کو بیچنا بھی پڑا اور یہ رجحان صدیوں میں جا کر مکمل ہوا کرتا ہے۔

مسلمانوں میں بھی ایک زمانہ میں مساجد غیر معمولی طور پر آباد ہوا کرتی تھیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ باوجود اس کے کہ اس زمانے میں جن شہروں میں وہ مسجدیں آج ملتی ہیں نسبتاً مسلمان کم تھے، تب آبادیاں تھوڑی تھیں لیکن مسجدیں اتنی وسیع بنائی گئی ہیں کہ جن سے پتا چلتا ہے کہ لوگ بڑی سنجیدگی کے ساتھ جمعہ کا دن لیا کرتے تھے اور اس دن کے تقاضے پورے کیا کرتے تھے، اکٹھے ہوا کرتے تھے ورنہ اتنی بڑی وسیع مسجدوں کا ان شہروں میں موجود ہونا کوئی مصلحت نہیں رکھتا، کوئی حکمت نہیں رکھتا۔ چنانچہ لاہور کی جامع مسجد آپ دیکھیں تو حیرت ہوتی ہے کہ کتنی وسیع مسجد ہے اور وہ سال میں کبھی عید کے دن بھرتی ہے اور عام جمعوں میں اس کا اکثر حصہ خالی رہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جمعہ کا احترام بہت زیادہ تھا اور بڑی کثرت سے لوگ جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ شاذ ہی کوئی ہوگا جو جمعہ کے دن کسی معذوری کی وجہ سے مسجد تک نہ پہنچتا ہو ورنہ ہر آدمی جس کو توفیق تھی جمعہ پڑھا کرتا تھا اور اب ایک بڑی تعداد ہے جو پاکستان جیسے ملک میں بھی جو اسلامی ملک کہلاتا ہے، جہاں اسلام پر غیر معمولی زور دیا جاتا ہے وہاں بھی ایک بڑی تعداد ہے جو جمعہ کے دن کلیۃً جمعہ سے غافل رہتی ہے اور مسجدوں تک جانا عموماً غرباء کا کام سمجھا جاتا ہے اور غرباء میں سے بھی سب کا نہیں ایک طبقہ ہے غرباء کا جو پہنچتا ہے ورنہ باقی غرباء اپنے دوسرے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ جائزہ لیکر دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ بعض دفعہ جمعہ کے دن ایک سینما کا پروگرام ہوتا ہے جسے

Machni Show کہتے ہیں۔ وہ کم وبیش جمعہ کے وقت ہی رکھا جاتا ہے اس دن آپ دیکھیں مسجدوں کے پاس سے گزریں تو مسجدوں کے باہر آپ کو کم مسلمان دکھائی دیں گے مسجد کی طرف بڑھتے ہوئے اور Machni Show میں جاتے ہوئے کہیں زیادہ کثرت کے ساتھ ہجوم دکھائی دیں گے یہاں تک کہ مجھے یاد ہے ایک دفعہ کراچی میں وہ جو وکٹوریہ روڈ کی مسجد تھی وہاں سے جمعہ پڑھ کر ہم واپس جارہے تھے تو آگے سڑک بلاک ہوئی تھی تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا وجہ ہے یہ اتنا ہجوم کس بات کا ہے تو پتا لگا کہ کوئی فرلانگ بھر لمبا Queue لگا ہوا تھا۔ اس دن کوئی فلم دکھائی جانی تھی جو Machni Show کہلاتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا Machni Show کہتے ہیں۔ پتہ نہیں کیا مطلب ہے Machni کا وہ دوپہر کے قریب یعنی جمعہ کے وقت لگ بھگ دکھائی جاتی ہے اور مسجدوں کے سامنے کوئی رش نہیں تھا۔

ویسے بھی میں نے ایک دفعہ جائزہ لیا مساجد کی Capasity کا تو مجھے یہ بڑا تعجب ہوا کہ مسجدوں میں کل رقبہ جو مہیا ہے وہ ایک شہر میں جتنے افراد جمعہ پڑھنے کے اہل ہیں ان سے کہیں کم ہے اگر وہ سارے مسلمان جو کسی شہر میں بستے ہوں جمعہ پڑھنے کیلئے مسجدوں میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو تقریباً دو تہائی یا نصف کم سے کم ایسے ہوں گے جن کو مسجد میں جگہ مل ہی نہیں سکتی کیونکہ پوری طرح گھٹ کر بیٹھیں اور سمٹ کر بیٹھیں تب بھی مسجدوں میں اتنا رقبہ ہی نہیں ہے کہ وہ سارے شہر کو سمیٹ سکیں۔ پھر خواتین بھی جاتی ہیں بعض جگہ، احمدیوں میں خاص طور پر خواتین میں رواج ہے ان کے لئے تو بالکل جگہ ملنے کا سوال باقی نہیں رہتا یہ جو رجحان ہے یہ بہت ہی قابل فکر رجحان ہے۔

جمعہ کو اتنی اہمیت حاصل ہے آنحضرت ﷺ نے جہاں اس کے مثبت پہلو بیان فرمائے ہیں وہاں جمعہ نہ پڑھنے کے نتیجے میں جو منفی پہلو بیان فرمائے ہیں وہ بہت ہی دل کو ڈرانے والے ہیں۔ میں ان میں سے چند کا ذکر ابھی کروں گا لیکن اس سلسلے میں میں پہلے آپ کو قرآن کریم کی ان آیات کا مطلب بتاتا ہوں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ الجمعہ سے لی گئی ہیں آیت ۱۰، ۱۱ اور ۱۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو جب بھی نماز کے لئے بلایا جائے جمعہ کے دن فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تو دوڑتے ہوئے خدا کے ذکر کے لئے چلے آیا کرو اور وَذَرُوا الْبَيْعَ اور تجارت کو چھوڑ دیا کرو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کاش کہ تم جانتے،

کاش کہ تمہیں خبر ہوتی کہ اس میں کتنی برکت ہے فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ ہاں جب نماز ختم ہو جائے، نماز سے فارغ ہو جاؤ پھر بیشک زمین میں پھیل جایا کرو وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور اللہ تعالیٰ سے فضل چاہو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور اپنے کاموں میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی بھی کثرت سے کرتے رہو تا کہ تم نجات سے پاؤ، تا کہ تم کامیابی حاصل کرو لیکن ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلا کر فرمایا کہ جمعہ کی عبادت کا دن صرف نماز کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ سارا دن ہی عبادت کا دن ہے اس لئے جب تم کاموں میں مصروف ہوا کرو اس وقت بھی کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو آگے فرمایا وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔ اس آیت کے عربی گرائمر کے لحاظ سے دو ترجمے ممکن ہیں جب ماضی کا صیغہ ہو اس سے پہلے اذا لگایا جائے تو وہ ماضی کو مستقبل میں بدل دیتا ہے اور عربی زبان کے محاورے کے لحاظ سے مضارع میں تبدیل کر دیتا ہے اور مضارع میں حال کے معنی بھی پائے جاتے ہیں اور استقبال کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ پس اس آیت کا ترجمہ بھی ہوسکتا ہے۔ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا کہ یہ لوگ جب کوئی تجارت دیکھتے ہیں یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں اس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اور اے محمد ﷺ! تجھے خدا کی عبادت میں مصروف اکیلا چھوڑ دیتے ہیں قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ تو کہہ دے کہ جو خدا کے پاس ہے وہ لَهْو سے بھی بہتر ہے یعنی کھیلوں اور مشاغل اور دلچسپیوں سے اور تجارت سے بھی بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بہتر رزق دینے والا ہے۔ دوسرا ترجمہ اس آیت کے پہلے حصے کا مستقبل کے لحاظ سے یہ ہوگا کہ یہ لوگ جب کوئی تجارت دیکھیں گے یا کوئی دلچسپی کا مشغلہ دیکھیں گے تجھے چھوڑ دیں گے اکیلا کھڑا ہوا اور اس کی طرف مائل ہوجائیں گے قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے بہت بہتر ہے لَهْو سے بھی اور تجارت سے بھی۔ اس آیت کا عموماً ترجمہ پہلا کیا جاتا ہے یعنی جب تجھے دیکھتے ہیں یعنی جمعہ کے دن جب لَهْو ہو یا تجارت دیکھتے ہیں تو تجھے چھوڑ کر اس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔

میں نے سال ہا سال پہلے لاہور میں جمعہ کے وقت اس مضمون کی طرف توجہ دلائی تھی کہ میرا دل

اس بات کو تسلیم نہیں کرتا، نہ تاریخ اسلام اس بات پر کوئی گواہی دیتی ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک عادتاً مسلمان حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے صحابہ اور آپ کے تربیت یافتہ مسلمان آپؐ کو چھوڑ کر کھیل تماشے کی طرف دوڑ جاتے ہوں اور جمعہ کے دن آپ کو اکیلا چھوڑ جاتے ہوں۔ جو احادیث میں روایات ملتی ہیں ان سے تو صاف پتا چلتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے ایک اشارے پر، آپؐ کی ایک دعوت پر جوق در جوق لوگ ہر دوسرے کام کو چھوڑ کر آپؐ کی طرف دوڑے آیا کرتے تھے یہاں تک کہ نہایت ہی خطرناک وقتوں میں بھی انہوں نے اپنی اطاعت کی روح کو زندہ رکھا اور اپنے جسموں کے مرنے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

چنانچہ جنگ حنین کے وقت یہ نظارہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک موقع پر جبکہ لشکر اسلام کے پاؤں اکھڑ گئے اور آنحضرت ﷺ کے اردگرد سوائے چند گنتی کے صحابہ کے اور کوئی میدان میں کھڑا نہ رہ سکا۔ اس وقت مختلف صحابہ نے آوازیں دے کر مسلمانوں کو بلانا شروع کیا لیکن وقت ایسا تھا، ایسا زور کا ریلا پڑا تھا کہ اکھڑے ہوئے پاؤں جمتے نہیں تھے اور دوڑتے ہوئے سپاہی واپس نہیں آسکتے تھے۔ اس وقت حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے غلاموں کو یہ تاکید فرمائی کہ ان کو یہ کہو کہ خدا کا رسول تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے اور یہ اعلان کرتے چلے جاؤ کہ خدا کا رسولؐ تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں یہ آواز پڑی تو کوئی اور ہوش نہیں رہا سوائے اس کے کہ ہر قیمت پر ہم نے واپس جانا ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ روایت کرتے ہیں کہ ہماری وہ سواریاں جو تنامنہ زور ہو چکی تھیں، ایسی بھگدڑ پڑی ہوئی تھی کہ سواریوں کو بھی ہوش نہیں رہی تھی۔ ہم نے اپنی تلواریں نکال کر ان کی گردنیں کاٹ دیں اور پیدل دوڑتے ہوئے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی طرف دوڑ پڑے۔ یہ نظارہ ہو جس جماعت کی قربانی کا اور اطاعت کا۔ اس کے متعلق یہ تصور کر لینا کہ جمعہ کے دن کھیل تماشے کی خاطر یا تجارت کی خاطر آنحضور ﷺ کو اکیلا چھوڑ کر اس طرف دوڑ جاتے ہوں میری سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے، میرے دل میں جمتی نہیں یہ بات۔

قرآن کریم کی ایک اور آیت بھی اس ترجمہ کی تصدیق فرماتی ہے جیسا کہ فرمایا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۱﴾ (الفرقان :۳۱) کہ رسول نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کریم کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا ہے پس جو قرآن کو چھوڑے گا وہ محمد مصطفی ﷺ کو بھی چھوڑے گا اور قرآن کریم سے پتا چلتا ہے کہ واضح طور پر وہ

مستقبل کی خبر تھی۔قرآن کو چھوڑنا اور رسول کو چھوڑنا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔پس یہ آیت جو ہے اس کا بھی مستقبل سے تعلق ہے ایک نہایت ہی خطرناک فتنے کی طرف اس میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔فرمایا گیا ہے ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ مسلمان آنحضرت ﷺ کو چھوڑ دیں گے اور تجارتوں کی طرف ایسے مائل ہوں گے کہ جمعہ کے دن بھی ان کو جمعہ کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق نہیں ملے گی۔یہاں ایک بڑا ہی لطیف رنگ ہے کلام کا۔یہ نہیں فرمایا کہ جب خدا کا رسول بلاتا ہے انہیں جمعہ کی طرف کیونکہ خدا کا رسول تو جب جس طرف بھی بلاتا تھا مسلمان دوڑے چلے آتے تھے نُوْدِیَ رکھ دیا گیا کہ جب بھی بلایا جاتا ہے یعنی مؤذن کوئی بھی ہو اس سے بحث نہیں ہے۔جب بھی تمہیں بلایا جائے تمھارے کانوں میں یہ آواز پڑے کہ جمعہ کا دن آ گیا ہے اور جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لئے اکٹھے ہونا چاہئے۔قطع نظر اس کے کہ بلانے والا کون ہے تمہیں خدا کے ذکر کے لئے اکٹھے ہو جانا چاہئے۔چنانچہ یہ نداء سارے زمانوں پر حاوی ہو جاتی ہے۔قطع نظر اس کے کہ کون بلا رہا ہے کون جمعہ پڑھا رہا ہے، کس کی امامت میں آج نماز ہوگی چونکہ جمعہ کا دن خدا کی یاد کا دن ہے، خدا کی خاطر اکٹھے ہونا ہے اس لئے آواز دینے والے کا کوئی ذکر نہیں فرمایا جب بھی آواز دی جائے تمہیں لبیک کہنا چاہئے۔

اس پہلو سے بھی میں نے جماعت کو توجہ دلائی لاہور میں مجھے یاد ہے ان کو کہا کہ آپ یہ نہ دیکھا کریں کہ جمعہ کے دن کون آ رہا ہے۔اس دن اتفاق سے چونکہ میں غالباً خدام الاحمدیہ کے صدر کی حیثیت سے گیا تھا یا کس حیثیت سے مجھے یاد نہیں لیکن جمعہ میں عام حاضری کی نسبت زیادہ حاضری تھی اور مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ آج اتنی حاضری ہے۔تو اس کے نتیجے میں نے جو تجزیہ کیا وہ یہ تھا کہ یا تو ایسے علاقے کے دوست تشریف لے آئے ہوں گے جو دوسری مساجد میں جمعہ پڑھا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ خاص مقصد کے لئے، خاص نصیحت کی خاطر اکٹھا کیا جا رہا اس لئے ہم اس مسجد میں چلے جاتے ہیں اس میں تو کوئی اعتراض نہیں ہے یہ تو بالکل ایک جائز فعل ہے لیکن مجھے یہ بھی خطرہ محسوس ہوا کہ بہت سے ایسے احمدی نوجوان جو عام دنوں میں اس مسجد میں جمعہ پڑھتے ہیں جن کو جمعہ پڑھنا چاہئے اس مسجد میں عام دنوں میں نہیں آتے مگر جب کوئی صدر خدام الاحمدیہ آ جائے یا اور مرکز کا عہدیدار یا ناظر آ جائے یا حضرت خلیفۃ المسیح اس زمانے میں جب تشریف لاتے تھے ان کے آنے پر جمعہ کیلئے حاضر ہو جائیں یہ قرآن کی روح کے منافی ہے، یہ قرآن کریم کی اس آیت کی روح کے بالکل منافی ہے کیونکہ یہاں یہ نہیں فرمایا گیا کہ جب فلاں آدمی

آواز دے تم اکٹھے ہو جایا کرو بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جمعہ کا دن اہمیت رکھتا ہے۔ جمعہ کے دن کسی طرف سے بھی آواز تمہارے کانوں میں پڑے کہ وقت آ گیا ہے نماز کا، نماز کیلئے اکٹھے ہو جانا چاہئے۔

تو جمعہ کی اذان کا توحید سے بڑا گہرا تعلق ہے اذان دینے والے کو نظر انداز فرما دیا گیا ہے اور توحید کامل کی خاطر محض خدا کے نام پر اکٹھا ہونے کی ہدایت فرمائی گئی ہے اس لئے یہ کہنا کہ اس مسجد میں لندن مسجد میں مثلاً کسی وقت خلیفۃ المسیح موجود ہوتے ہیں کسی وقت نہیں ہوتے اور اس کے مطابق جمعہ کی حاضری میں فرق پڑتا ہے یہ کہنا بھی بالکل نا قابل قبول ہے اور یہ تصور بھی نہایت خطرناک ہے کہ ایسے لوگ جو یہاں جمعہ پڑھنے عام حالات میں آسکتے ہوں جب تک خلیفۃ المسیح یہاں جمعہ پڑھاتا ہے وہ آتے رہیں جب وہ چلا جائے تو اس مسجد کی رونق میں فرق پڑ جائے کیونکہ کوئی اور جمعہ پڑھانے آ گیا ہے۔ سوائے اس کے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس لئے جمعہ کے دن یہاں آتے ہوں باہر کے علاقوں سے کہ ویسے وہ دوسری مسجدوں میں بھی جایا کرتے تھے لیکن اس خیال سے کہ براہ راست خلیفۂ وقت کی بات ہم خود سنیں وہ یہاں چلے آئیں، ایسے لوگوں پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ ان کا فعل جائز ہے لیکن وہ جو خلیفہ وقت کی موجودگی میں جمعہ پر آجاتے ہیں اور ویسے جمعہ پڑھتے ہی نہیں ان کی حالت بڑی خطرناک ہے۔

اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے امریکہ میں یہ تحریک کی اور بڑے زور کے ساتھ یہ تحریک کی کہ جمعہ کے احترام کو قائم کرنا، جمعہ کی عبادت کے نظام کو از سر نو مستحکم کرنا اور ہر احمدی کو عادی کر دینا کہ وہ جمعہ پڑھے۔ یہ اس دور کی اور اس سال کی خصوصی مہم بن جانی چاہئے۔ وہاں کے حالات کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان کی اولادوں کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔ یہاں کے متعلق بھی میں جانتا ہوں یورپ میں بھی کہ اگر آپ لوگ ایسا نہیں کریں گے تو آپ کی اولادوں کے ایمان اور ان کے اعمال صالحہ کی کوئی ضمانت نہیں ہوسکتی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ مجھ سے اس بارہ میں کوتاہی ہوئی اور دیر ہوگئی ہے۔ مجھے بہت پہلے اس مضمون کی طرف توجہ دلانی چاہئے تھی لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ تربیت کے مسائل پر غور کرتے کرتے ایک خیال بڑی قوت کے ساتھ دل میں ابھر آتا ہے اور بعض دفعہ اس کی طرف خیال بھی نہیں جاتا اس لئے غلطی تو ہے بہر حال لیکن اب جبکہ میرے دل میں یہ خیال قائم ہوا ہے اور آج جبکہ نیا سال جمعہ ہی سے شروع ہو رہا ہے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر پورے زور کے ساتھ

نصیحت کروں اور جماعت کو اس اہمیت کی طرف توجہ دلاؤں۔ جماعت نے اگر اپنے بچوں کی حفاظت کرنی ہے، ان کو دیندار بنانا ہے اور ان کو مسلمان رکھنا ہے تو جمعہ کی اہمیت ان پر واضح کئے بغیر، ان کو جمعہ کا عادی بنائے بغیر وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

کیسا دردناک منظر ہوتا ہے کہ عیسائی بچے تو ایک دن تیار ہو رہے ہوتے ہیں چرچوں میں جانے کیلئے، عبادت کیلئے اور مسلمان بچوں کو پتا ہی کچھ نہیں ان کی مائیں ان کو سکول کے لئے تیار کر رہی ہوتی ہیں۔ اور ان کو پتا ہی نہیں کہ ہمارے ہاں کوئی عبادت کا بھی خاص دن ہے۔ ایسی نسل جب بڑی ہوگی تو اس کے متعلق یہ توقع رکھنا کہ وہ اسلام پر کاربند ہوگی یا ان کے اندر دین کی اہمیت باقی رہے گی۔ یہ ایک دیوانے کی خواب ہے اس سے زیادہ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ بچوں کے اوپر جمعہ کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور یہ جمعہ کا نظام ایسا ہے کہ جمعہ سے پہلے کا حصہ اس میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو مسلمان ملکوں میں جوان ہوتے ہیں یعنی بچپن گزارتے ہیں اور بڑھتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ بات یاد رہتی ہے کہ جمعہ کے دن خاص طور پر ان کو نہلایا دھلایا جاتا تھا، نئے کپڑے پہنائے جاتے تھے اور اگر وہ بھاگتے دوڑتے تھے کھیلتے تھے تو پکڑ پکڑ کر لایا جاتا تھا اور بعض گھروں میں تو باقاعدہ نہلانے والی نائین آیا کرتی تھیں وہ اپنے خاص طریق کے اوپر پانی گرم کرتیں اور بچوں کو غسل دیتیں۔ تو یہ جو جمعہ سے پہلے کی تیاری ہے یہ دل پر ایک گہرا اثر چھوڑتی تھی اور ایسے نقش جما دیتی تھی جو پھر کبھی مٹ نہیں سکتے۔ پھر بڑے اہتمام کے ساتھ جمعہ پر جانا اور جمعہ پر بیٹھ کر نصائح سننیں جمعہ کے آداب سے واقف ہونا اور ایسے مسائل جو روزمرہ کی زندگی میں انسان کے سامنے نہیں آتے جمعہ کے دن انسان تک پہنچ سکتے ہیں اور بچے خود غور سے ان کو سنتے ہیں۔

چنانچہ جب میں نے اپنی حالت پر غور کیا تو مجھے بھی یہ محسوس ہوا کہ بچپن کے زمانہ میں سب سے زیادہ تعلیم و تربیت میں ممد اگر کوئی چیز تھی تو وہ جمعۃ المبارک تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات آپ کے قریب بیٹھ کے سننے کا موقع ملتا تھا اور تمام دنیا کے مسائل کا اس میں مختلف رنگ میں ذکر آتا چلا جاتا تھا دین کا بھی د، نیا کا بھی، ان کے باہمی تعلقات کا بھی اور سیاست جہاں مذہب سے ملتی ہے جہاں مذہب سے الگ ہوتی ہے ان مسائل کا بھی ذکر۔ چنانچہ قادیان میں یہی جمعہ تھا جس کے نتیجہ میں ہر کس و ناکس، ہر بڑے چھوٹے، ہر تعلیم یافتہ غیر تعلیم یافتہ کی ایک ایسی تربیت ہو رہی تھی جو بنیادی طور پر سب میں قدر مشترک تھی۔ یعنی پڑھا لکھا یا ان پڑھ، امیر یا غریب اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں رکھتا تھا کہ بنیادی طور پر احمدیت کی

تعلیم اور احمدیت کی تربیت کے علاوہ دنیا کا شعور بھی اس کو حاصل ہو جایا کرتا تھا۔ چنانچہ بہت سے احمدی طلباء جب مختلف مقابلے کے امتحانات میں اپنی تعداد کی نسبت زیادہ کامیابی حاصل کرتے تھے تو بہت سے افسر ہمیشہ تعجب سے اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ احمدی طلباء میں وہ کیا بات ہے کہ ان کا دماغ زیادہ روشن نظر آتا ہے، ان کو عام دنیا کا زیادہ علم ہے، ان کے اندر مختلف علوم کے درمیان ربط قائم کرنے کی زیادہ صلاحیت موجود ہے۔ اس مسئلے کو ایک دفعہ مولوی ظفر علی خان صاحب نے بھی چھیڑا۔ ایک موقع پر انہوں نے کہا کہ تم مرزا محمود کا کیا مقابلہ کرتے ہو۔ مرزا محمود نے جو احمدیوں کی جس طرح تربیت کی ہے جس طرح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ ان کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی سیاستدان یہ سمجھتا ہو کہ مجھے بڑی سیاست آتی ہے لیکن اگر اس نے اس نے سیاست بھی سیکھنی ہو تو قادیان سے بٹالہ تک کسی قادیان والے کے یکہ پر بیٹھ کر سفر کرے تب اس کو سمجھ آئے گی کہ سیاست ہوتی کیا ہے۔ قادیان کا یکہ بان بھی سیاست دانوں کو سیاست کے گُر سمجھا سکتا ہے۔ یہ اس نے حضرت مصلح موعود کو خراج تحسین دیا حالانکہ شدید دشمن تھا اور واقعہ یہ ہے کہ یہ خراج تحسین دراصل جمعہ کی Institution کو تھا۔ جمعہ کے ذریعے یہ ساری تربیت ہوتی تھی ہر جمعہ پر شوق سے بڑی دور دور سے لوگ اکٹھے ہو کر آیا کرتے تھے۔ مسجد بھر جاتی تھی Overflow گلیوں میں بیٹھ جاتا کرتا تھا۔ ہمارے گھر بھی صبح سے شام تک خواتین کا اجتماع رہتا تھا بچے، عورتیں مسجد کے ایک حصے میں عورتوں کی جگہ تھی اس کے ساتھ ہمارا گھر ملا کرتا تھا۔ ساتھ کا کوٹھا بھر جاتا تھا وہ صحن بھر جاتا تھا اس سے پرلے صحن تک پہنچ جایا کرتا تھا اور وہ سارا دن کثرت کے ساتھ ہمارے گھروں میں دوسرے لوگوں کے ہجوم کا دن ہوا کرتا تھا۔ اس سے بچپن میں تکلیف بھی پہنچتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد میں عقل دی کہ یہ تو بڑی نعمت تھی جو حاصل رہی۔ اس سے زیادہ مبارک اور تکلیف کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے ذکر کی خاطر لوگ ہمارے گھروں میں اکٹھے ہوں۔ اس کی وجہ سے جماعت کی عام تربیت ایسی ہوئی ہے اور احمدی طلباء کی ایسی تربیت ہوئی کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ دنیا کے ہر میدان میں ترقی کے زیادہ اہل ہو گئے اور دشمن یہ حسد کرنے لگا کہ احمدیوں میں کوئی چالاکی ہے، کوئی ہوشیاری ہے یا اپنی طاقت، اپنی نسبت سے زیادہ نوکریاں حاصل کر جاتے ہیں اپنی نسبت سے زیادہ برکتیں حاصل کر جاتے ہیں دنیا کے مفادات حاصل کر جاتے ہیں حالانکہ ان کو یہ نہیں پتا تھا کہ یہ جمعہ کی برکتیں ہیں اور ایسی جمعہ کی برکتیں ہیں جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ امامت کا نظام جاری ہو چکا ہے۔ جہاں خلافت کا منصب قائم ہے۔ ایسے جمعہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی

برکتیں پڑتی ہیں۔تو بہر حال حضرت رسول اکرم ﷺ کے ارشادات اور جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیات میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہیں اس کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اوپر یہ ابتلا آنا تھا کسی زمانے میں کہ جمعہ کے نظام سے غافل ہو جائیں اور یہ جو غفلت ہے یہ بہت بڑی ہلاکت ہے کوئی معمولی ہلاکت نہیں۔

آج کل جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا گیا ہے تا کہ وہ مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمتیں دوبارہ حاصل کر کے دیں ،ان کو اس پہلے مقام تک پہنچائیں جس سے وہ گر چکے ہیں اور جمعہ کے معاملے میں میں نہیں سمجھتا کہ ہم ابھی اس بات کے اہل ہیں کیونکہ ہم نے خود بھی وہ مقام ابھی حاصل نہیں کیا یا حاصل کیا تھا تو کچھ حصہ کھو بیٹھے ہیں اور مغربی ممالک میں تو نہایت ہی دردناک حالت ہے۔اکثر بچے آپ جمعہ پڑھنے نہیں آتے ،اکثر عورتیں جمعہ نہیں پڑھنے آتیں۔عورتوں کے اوپر تو فرض بھی نہیں بچوں کا یہ بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ فرض نہیں مگر دینی تربیت کی خاطر ان کو زندہ رکھنے کے لئے ایک انتہائی ضروری چیز ہے جس سے اگر آپ ان کو بچپن میں محروم کر دیں گے تو جب جمعہ فرض ہوگا تو اس وقت بھی وہ محروم رہیں گے۔ چنانچہ آپ یہاں انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں جو بڑی نسلیں جمعہ کے عادی نہیں رہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے کہ انہوں نے بچپن میں ان کو عادی نہیں بنایا۔آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں ہمارے سکول ہیں ان میں جانا ہوتا ہے اس لئے آپ کیلئے دو Choices یا اختیارات ہیں جس میں سے جس کو چاہیں چن لیں یا تو سکول کو اہمیت دیں دنیا کی تعلیم کو اہمیت دیں یا پھر دین کو اہمیت دیں اور ان کی روحانی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا فیصلہ کر لیں کیونکہ جمعہ سے غافل بچوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے جماعتی لحاظ سے سوائے اس کے خدا تعالیٰ خاص فضل فرما کر اکا دکا کو واپس لے آئے مگر بالعموم نئی نسلیں آپ کی اقدار سے دور ہونا شروع ہو جائیں گی اور یہ تنزل زیادہ تیز رفتار ہوتا چلا جائے گا وقت کے گزرنے کے ساتھ۔**اس لئے جمعہ کی طرف غیر معمولی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔**نظام جماعت کو میں نے ایک ہدایت دی ہے اس کی تفصیلات کو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بارے میں ایک منظّم پروگرام بنائیں گے اور ساری جماعت کے لئے ایک اجتماعی کوشش بھی کریں گے۔حکومت سے رابطے کی، اشتہارات کے ذریعے اخبارات میں پروپیگنڈے کے ذریعے کہ جو سہولتیں مسلمانوں کو ملنی چاہئیں ان کو میسر آنی چاہئیں۔

اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے امریکہ میں بھی دوستوں کو توجہ دلائی تھی ایک بہت ہی اہم بات

ہے۔ جماعت کی تاریخ کا ایک اہم حصہ جسے ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ۱۸۹۶ء میں پہلی مرتبہ جمعہ کے نام پر رخصت حاصل کرلے گی تحریک چلائی گئی ہے اور یہ تحریک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود چلائی ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ تاریخ اسلام میں کبھی کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو کہ مسلمانوں کی طرف سے اجتماعی طور پر جمعہ کی رخصت کیلئے ایک مہم چلائی گئی ہو اور یہ پہلا واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوا اور آپ ہی کو خدا نے یہ توفیق بخشی کہ جمعہ کے تقدس کو قائم کرنے کے لئے ایک ملک گیر تحریک چلائیں اور حکومت کو توجہ دلائیں کہ مسلمانوں کا یہ حق ان کو دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۶ء میں یکم جنوری کو دو اشتہار شائع فرمائے اور ایک اشتہار بعد میں شائع فرمایا جس میں تمام مسلمانان ہند کو بھی متوجہ فرمایا گیا اور حکومت انگلستان کو متوجہ فرمایا کہ آپ کا اخلاقی فرض ہے، آپ کا بحیثیت حاکم کے یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کے جمعہ کے تقدس کو قائم کریں اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی دعائیں حاصل کریں، ان کا شکریہ حاصل کریں اور آپ نے تاریخی لحاظ سے بتایا کہ کس طرح تمام مسلمان ممالک میں اس دن کا تقدس قائم تھا اور خود ہندوستان میں بھی ایک لمبے عرصہ تک قائم رہا لیکن انگریزی حکومت کے آنے کے بعد جمعہ کے تعطیل کی بجائے اتوار کی تعطیل شروع ہوگئی۔

آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اتوار کے دن آپ بے شک چھٹی منائیں، ہندوؤں کو بھی چھٹی دیں لیکن مسلمانوں کو اس بنیادی حق سے آپ کیسے محروم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ۱۹۱۱ء میں دوبارہ اس تحریک کو چلایا اور پہلی مرتبہ حکومت انگلستان یعنی حکومت برطانیہ نے ۱۹۱۳ء میں جمعہ کی رخصت کو جزوی طور پر منظور کیا اور رفتہ رفتہ پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ رجحان بڑھنا شروع ہوا اور بالآخر انگریزی حکومت نے بھی مسلمانوں کے لئے جمعہ کے دن جمعہ ادا کرنے کا حق تسلیم کرلیا گو ہر جگہ رخصت کے دن کے طور پر اس کو قبول نہیں کیا گیا حکومت کی طرف بلکہ بعد ازاں بھی جب پاکستان بن گیا ہے تو بہت لمبا عرصہ بلکہ اکثر وقت پاکستان بننے کے بعد اتوار ہی کو چھٹی ہوتی تھی۔ جمعہ کو نہیں ہوتی تھی یہ تو ابھی چند سال پہلے کی بات ہے کہ حکومت پاکستان نے جمعہ کی رخصت منظور کی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۶ء میں یہ تحریک شروع فرمائی تھی اور عجیب حسن اتفاق ہے کہ وہ بھی یکم جنوری کا دن تھا یعنی ۱۸۹۶ء کو یکم جنوری کو حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریک فرمائی اور بغیر اس کے کہ مجھے علم ہوتا کہ یکم جنوری کو ایسا ہوا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصرف ہی ایسا ہوا ہے کہ آج خدا تعالیٰ یہ مجھے توفیق عطا فرما رہا ہے کہ **یکم جنوری ۱۹۸۸ء کو میں اس تحریک کو از سرنو شروع کرنے کیلئے جماعت کو نصیحت کرتا ہوں** یعنی دو طرح سے آپ کو یہ تحریک چلانی ہوگی اول جیسا کہ نظام جماعت آپ کے سامنے پروگرام رکھے گا آپ اخباروں میں خطوں کے ذریعہ، وفود کے ذریعہ حکومت کے افسروں سے مل کر طلباء کی خاطر حقوق لینے کے لئے مختلف سکولوں میں ان کی انتظامیہ سے مل کر اور دیگر جو بھی ذرائع جماعت تجویز کرے گی ایک عالمگیر مہم چلائیں ساری دنیا میں ہر ملک کے احمدی کہ جمعہ کے دن مسلمانوں کو جمعہ پڑھنے کا حق ملنا چاہئے۔ اس پہلے عام طور پر یہ رجحان پایا جاتا تھا کہ جو لوگ کوشش کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم جمعہ تک دفتر رہا کریں گے اور جمعہ کے وقت چھٹی لے کر گھر آجایا کریں گے یعنی نصف دن کی۔ لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ پہلے حصہ کی رخصت زیادہ اولیٰ ہے یعنی جمعہ کے بعد بے شک کام پہ چلے جاؤ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ کہ

جب تم جمعہ سے فارغ ہو جایا کرو تو پھر بے شک زمین میں پھیلو اور اپنے روزمرہ کے کام کیا کرو۔ یہ یہودیوں کی طرح کا سبت کا دن نہیں ہے اور چونکہ گھر کے ماحول میں جمعہ کا دن اگر خاص طور پر رخصت کے طور پر منایا جائے، گھر کے ماحول میں یہ بہت گہرے طور پر اثر انداز ہوتا ہے اور بچوں کی تربیت اچھی ہوتی ہے پھر آپ نے بھی نہانا ہے اور کئی قسم کے جمعہ کے دن کے کام ہیں، ذکر زیادہ کرنا ہے، قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی ہے اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جو رخصت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس سے بہت زیادہ برکت ملے گی اس لئے نصف دن بھی لینا ہو تو تحریک یہ چلانی چاہئے کہ جمعہ تک پہلا حصہ رخصت کا ہوگا۔ جمعہ کے بعد زیادہ وقت بیٹھ جائیں گے ہم یا نصف وقت کی ہماری بے شک تنخواہ کاٹ لو جو بھی کرنا ہے کرو لیکن ہم نے جمعہ ضرور پڑھنا ہے۔ یہ تحریک ہونی چاہئے۔ اب یہ تحریک آپ حکومت کے سامنے کیسے رکھیں گے اگر آپ کا اپنا عمل نہ ہو، آپ جمعہ سے بالکل غافل ہوں پرواہ ہی کچھ نہ کر رہے ہوں تو لوگ تحریک آگے کیسے جاری کریں گے اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ آپ کو پہلے اپنے جمعوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ جماعت کے ہر فرد پر یہ بات واضح کر دینی چاہئے کہ جمعہ کے بغیر اس کی کوئی زندگی نہیں ہے اور بچوں کو بھی سکول سے اس دن کے لئے رخصت لیکر دینی چاہئے۔

جب میں نے یہ باتیں وہاں مجلس شوریٰ میں چھیڑیں امریکہ میں تو اس وقت مجھے یاد ہے بعض دوستوں نے بتایا کہ پہلے ہم بھی یہ جمعہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ایک دفعہ جب ہم تک آواز پہنچی جمعہ کے متعلق اہمیت کے لئے تو ہم نے یہ تجربہ کیا اپنی کمپنی جہاں ہم ملازم تھے اس سے درخواست کی تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں رخصت دے سکتے تمہارا کوئی حق نہیں۔اس پر ایک صاحب نے بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا بہت اچھا تم مجھے تنخواہ نہ دو اس دن اور میں اس کے بغیر بھی زندہ رہ لوں گا لیکن جمعہ میں نے نہیں چھوڑنا۔چنانچہ زبردستی اس دن فراغت حاصل کی اور باقاعدہ جمعہ پر جاتے رہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اور برکتیں عطا فرمائیں اس کا بھی انہوں نے ذکر کیا۔پھر ایک خاتون نے ذکر کیا کہ ایک جگہ مسلمانوں کی طرف سے باقاعدہ یہ معاملہ پیش ہوا،عدالت تک پہنچا اور ہمارے حق میں یہ عدالتی فیصلہ ہو چکا ہے کہ مسلمان کو جمعہ کا حق ہے اور اس سے زبردستی روکا نہیں جاسکتا۔اس لئے کسی حد تک امریکہ میں کچھ کام ہوا ہے۔یہاں بھی اگر احمدی ماں باپ اپنے بچوں کو سب سے پہلے روکنا شروع کریں اور پھر وہ وفود لے کر پہنچیں اساتذہ تک اور انتظامیہ تک،اخباروں میں لکھیں جماعت اپنے طور پر انتظام کرے، MPs سے ملے۔تو میرے خیال میں بہت بڑی کامیابی ہوسکتی ہے **لیکن اگر رخصت حاصل کرنے میں کامیابی نہ بھی ہو تو قربانی کرنی چاہئے۔ اس کی طرف میں اب جماعت کو بلاتا ہوں۔کوشش کریں کہ آپ کو رخصت مل جائے۔آپ کے لئے آسانی پیدا ہو جاتے لیکن اگر یہ نہیں کر سکتے تو اس دن اپنے بچوں کو سکول بھیجنا بند کر دیں۔** نصف وقت کیلئے ان کو کہیں کہ نہیں آئیں گے ہمارا مقدس دن ہے ہم نے ان کو جمعہ ضرور پڑھانا ہے۔اور اس دن ان کو نہلائیں دھلائیں خاص طور پر تیار کریں اس سے ان کو نہانے کی اہمیت کی طرف بھی توجہ ہوگی۔یہ بھی میں نے دیکھا ہے کہ مغربی ملکوں میں بسنے والے احمدیوں کو پاکی ناپاکی کا بھی اتنا زیادہ احساس نہیں رہتا اور ان کو پتا ہی نہیں کہ بعض دنوں کے ساتھ غسل واجب ہیں بعض امور کے ساتھ غسل کا گہرا تعلق ہے اور جمعہ ان میں سے ایک ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر مسلمان پر غسل واجب ہے (بخاری کتاب الجمعہ حدیث نمبر:۸۲۸) اور اس کا اکثر احمدیوں کو بھی پتا نہیں کہ یہ اتنی اہم نصیحت موجود ہے۔اس دن بچوں کو نہلایا دھلایا جائے ان کو کہیں کہ آج جمعہ کی تیاری کرنی ہے،آج تلاوت ہوگی،آج اور نیک باتیں ہوں گی۔تمہیں ہم دینی تعلیم دیں گے عام دنوں کی نسبت مقابلۃً زیادہ۔تو میرے خیال میں ایک بہت ہی بابرکت پاکیزہ ماحول پیدا ہو جائے گا اور قانونی طور پر میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمیں یہ تحفظ ضرور حاصل ہو جائے گا اگر اس مہم کو ہم

سنجیدگی سے شروع کریں اور قربانی کیلئے تیار رہیں اگر بغیر قربانی کے مفت میں حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو ہماری دعاؤں میں اتنا اثر نہیں ہوگا۔ دعا کریں اور عرض کریں خدا سے کہ ہم تو اب تیار ہو گئے ہیں اب تو ہماری مدد فرما۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اکثر ابتلاؤں سے بچا لیا کرتا ہے اور جو کچھ ابتلاء پیش بھی آئیں اسکی بہترین جزا عطا فرمایا کرتا ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اب میں آپ کو حضور اکرم ﷺ کی بعض نصیحتوں سے آگاہ کرتا ہوں تا کہ آنحضور ﷺ کے اپنے الفاظ میں آپ کو جمعہ کی اہمیت کا علم ہو سکے۔ آپؐ نے فرمایا **من ترک الجمعة ثلاث مرات تهاونا بها طبع الله على قلبه** (ترمذی کتاب الجمعہ حدیث نمبر ۴۶۰) آپؐ نے فرمایا جو تین جمعہ مسلسل چھوڑ دے **تهاونا بها** یعنی جمعہ کی تخفیف کرتے ہوئے اس کی اہمیت نہ سمجھتے ہوئے۔ معذوری کی وجہ سے نہیں بلکہ سمجھے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا بے شک چھوڑ دو **طبع الله على قلبه** اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جب اللہ کی طرف سے لگی ہوئی مہر کا ذکر پڑھتے ہیں تو کیسا کانپ جاتے ہیں اور کیسا خوف کھاتے ہیں ان لوگوں کی اس چیز سے کہ نعوذ باللہ من ذالک کہ کسی کے دل پہ مہر لگے تو یہ دیکھ لیں کہ اتنا بڑا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عتاب کا اظہار ہے اس کا جمعہ عمداً چھوڑنے سے تعلق ہے اور اگر چہ قرآن کریم میں اس ضمن میں یہ موجود نہیں مگر سبت کی بے حرمتی کے نتیجے میں یہود کے دلوں پر مہر لگنے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے استنباط قرآن کریم سے ہی فرمایا ہے اور اس نصیحت کی جڑ قرآن کریم میں موجود ہے جو قومیں اپنے اہم مذہبی دن سے غافل ہو جائیں اس سے بے حرمتی کا سلوک کریں بالآخر ان کے دلوں پر مہریں لگا دی جاتی ہیں۔

لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين (مسلم کتاب الجمعہ حدیث نمبر:۱۴۳۲) یہ صحیح مسلم میں حدیث ہے مختلف الفاظ میں وہی مضمون بیان ہوا ہے کہ قومیں اس بات سے باز رہیں کہ وہ اپنے جمعوں کو چھوڑ دیں اس سے بھی صاف پتا چلتا ہے کہ مستقبل کے خطرات آنحضرت ﷺ کے پیش نظر تھے اور قرآن کریم میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ مستقبل کی پیشگوئی ہے اس سے آپ کو خیال آیا کہ جب مسلمان کئی قوموں میں بٹ جائیں گے۔ تو اس وقت یہ خطرات ہوں گے کہ وہ جمعہ کے دن کی اہمیت سے غافل ہو جائیں۔ فرمایا یا تو وہ اس بات سے باز رہیں کہ وہ جمعہ کو ترک کر دیں یا پھر ضرور خدا تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافل ہو جائیں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: **عن جابر قال قال رسول الله ﷺ ان الله قدافترض عليكم الجمعة فى مقامى هذا فى يومى هذا فى شهرى هذا من عامى هذا الى يوم القيامة فمن تركها فى حياتى اوبعدى وله امام عادل اوجائر استخفافاً بها اوجحوداً لها فلا جمع الله له شمله، ولا بارك له، فى امره. الا ولا صلوٰة له، ولا زكوٰة له، ولا حج له، ولاصوم له، ولابرّ له، حتى يتوب فمن تاب تاب الله عليه** (ابن ماجہ کتاب اقام الصلوۃ والسنۃ حدیث نمبر: ۱۰۷۱) ابن ماجہ میں یہ حدیث ہے حضرت جابر کی طرف سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض فرما دیا ہے **فى مقامى هذا** میرے اس مقام میں **فى يومى هذا** آج اس دن میں **فى شهرى هذا** آج اس مہینے میں **من عامى هذا** آج اس سال میں یعنی اہمیت کی خاطر اس کو بار بار دہرایا کہ یہ کیا ہوا ہے واقعہ۔ آج اس دن، اس خاص شہر میں، اس سال میں جمعہ فرض فرما دیا گیا ہے **الى يوم القيامة** آج کا واقعہ ہے لیکن قیامت تک کے لئے فرض ہو گیا ہے **فمن تركها فى حياتى او بعدى** پس جس نے بھی اسے چھوڑا خواہ میری زندگی میں چھوڑے یا میری وفات کے بعد چھوڑے **وله امام عادل او جائر** اور اسے امام میسر ہو خواہ وہ امام نیک ہو انصاف پسند ہو یا گناہگار اور بے راہرو ہو اس سے بحث ہی کوئی نہیں۔ جس طرح نُوْدِیَ میں مضمون تھا اس مضمون کو ایک اور رنگ میں آپ نے واضح فرمایا ہے کہ یہ بحث نہیں ہے کہ کون امامت کروانے والا تمہیں میسر ہے۔ یہ بھی عذر نہیں قبول ہوگا کہ تم سمجھتے تھے کہ گندا امام تھا اس لئے ہم نے جمعہ نہیں پڑھا فرمایا کہ کسی قسم کا امام ہو میرے وصال کے بعد ہو تمہیں میسر آئے سہی جمعہ کے لئے اور اگر تم جمعہ نہ پڑھو **استخفافاً بها وجحودًا بها** خواہ جمعہ کو معمولی سمجھتے ہوئے خواہ جمعہ کی اہمیت کا کھلم کھلا انکار کرتے ہوئے **فلا جمع الله شمله ولا بارك له فى امره** میری دعا یہ ہے کہ خدا اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو کبھی مجتمع نہ کرے یہ عظیم الشان کلام ہے جو اپنی فصاحت و بلاغت کے زور پر ثابت کر رہا ہے کہ خود حضور اکرم ﷺ ہی کا کلام ہے۔

جمعہ کا مطلب ہے جمع کرنا اور مسلمانوں کا نیکوں کا جمع ہونا اس جمعہ میں بیان ہوا ہے مختلف زمانوں کا جمع ہونا اس جمعہ میں بیان ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں جب ساری دنیا نے جمع ہونا تھا آخری دور میں اس کا اسی سورۃ جمعہ میں ذکر ہے۔ تو فرمایا کہ جو جمعہ سے غافل ہوتا ہے اس کے لئے تو بہترین دعا یہی بنتی ہے کہ پھر خدا اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو کبھی اکٹھا نہ کرے تا کہ اس کو

احساس ہو کہ اجتماع کا کوئی موقع اس نے ہاتھ سے کھو دیا ہے، اجتماعیت کی برکت سے وہ محروم رہ گیا ہے۔ اب کیا آپ پسند کریں گے نعوذ باللہ من ذٰلک آپ کے حق میں آنحضرت ﷺ کی یہ دعا قبول ہو یعنی آپ پہ صادق آئے یہ مطلب ہے قبول تو خدا تعالیٰ نے فرمائی ہی ہے ان کی یہ دعا لیکن کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ وہ ہوں جن پر یہ دعا صادق آئے۔ ولا بارک له اور پھر اس کے کسی کام میں برکت نہ رہے۔ فرمایا خبردار! ایسا شخص جو جمعہ کی اہمیت سے غافل ہے لا صلٰوۃ لہ اس کی کوئی بھی نماز نہیں ہوتی ولا زکوٰۃ له، اس کی زکوٰۃ بھی کوئی نہیں ولا حج له اس کا حج بھی کوئی نہیں ولا صوم له اور اس کا روزہ بھی کوئی نہیں۔ اتنی اہمیت ہے جمعہ کو جو جمعہ کے دن سے غافل ہو جائے اس کی نمازیں بھی گئیں۔ اس کے روزے بھی گئے اس کا حج بھی گیا اور وہ جو کہتے ہیں چلو ایک دفعہ حج کر لیں گے سب کچھ بخشا جائے گا۔ اس مضمون کو بالکل رد فرما دیا ہے اس حدیث نے۔ فرمایا اس کے روزوں کا ابھی کوئی فائدہ نہیں پھر فرمایا اس کی کوئی بھی نیکی کام نہیں آئے گی۔ نیکی کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ حتی یتوب یہاں تک کہ وہ توبہ کرے فمن تاب تاب الله علیه خدا تو توبہ کرنے والا ہے وہ تو منتظر ہے۔ اپنے بندوں کی توبہ کا جو بھی تم میں سے توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔

اس نصیحت کے بعد کچھ بات مزید کہنے کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ تمام دنیا میں جماعتیں، احمدیہ جماعت کے افراد اور جماعت کے نظام جہاں جہاں بھی قائم ہیں وہ اس سال خصوصیت سے یہ کوشش کریں کہ **جمعہ کے احترام کو پہلے اپنے گھروں میں قائم کریں** اپنے چھوٹے بڑوں میں قائم کریں۔ جمعہ کے نظام کو از سر نو زندہ اور مستحکم کرنے کے لئے قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں اور قربانیوں کی جہاں ضرورت پیش آئے وہاں قربانیاں دیں اور دنیا کے نظام کو بدلیں تا کہ اسلام کا نظام غالب آئے دنیا پر۔ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے اس زمانہ کا امام بنایا تھا اور آپ کی امامت کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت ہے کہ ایک آپ ہی ہیں جنہیں یہ توفیق ملی تھی کہ جمعہ کے نظام کیلئے ایک عالمگیر تحریک چلائیں۔ آج آپ کے غلاموں کو ہی یہ توفیق ملنی چاہئے اور ساری امت مسلمہ پر جماعت احمدیہ کا احسان ہوگا کہ اگر ہر جگہ مسلمانوں کو ان کا یہ بنیادی دینی حق میسر آجائے کہ حکومتیں یہ تسلیم کر لیں کہ جمعہ کے دن ان کو کم سے کم اتنی رخصت ضروری ہے کہ وہ جمعہ کے فرائض سے سبکدوش ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔**

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

نماز کے معاً بعد ایک تو حاضر جنازہ ہے ہمارے سلسلہ کے ایک بہت ہی مخلص فدائی کارکن ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ابن سردار عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) چند دن پہلے وفات پا گئے ہیں۔ انگلستان کی جماعت ہی صرف ان سے واقف نہیں بلکہ پرانے قادیان کے پروردہ سب احمدی ان کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں اور مختلف ممالک میں ان کو خدمت دین کی بڑی توفیق ملتی رہی۔ سادہ لوح، سادہ دل، بے نفس انسان جن کا ظاہر اور باطن ایک تھا۔ اس سے زیادہ میرے علم میں ان کی کوئی تعریف نہیں آسکتی۔ سچے آدمی تھے جو ظاہر تھا وہی باطن تھا۔ نیک دل، نیک نفس، خدمت کرنے والے، ہر قسم کے تکبر سے پاک تھے۔ بہت اچھی طرح اپنے بزرگ باپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی عمر بھر کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے اور ان کے دوسرے بھائیوں اور ان کی اولاد کو بھی اپنے بزرگ حضرت عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے مرحومین ہیں جن کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کے جنازہ کے ساتھ ہی ان کو بھی اپنی دعا میں شامل فرمالیں۔ خواجہ عبدالوکیل صاحب صدیقی مرحوم کراچی، ملک منور احمد صاحب طاہر صدر حلقہ کورنگی کے والد تھے۔ مکرم امیر احمد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب ربوہ، جرمنی سے ان کے بھانجے ناصر احمد نے یہ درخواست کی ہے۔ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ غلام رسول صاحب فیصل آباد۔ علی محمد صاحب مرحوم موصی سانگلہ ہل، ساجدہ حنیف ان کی بیٹی جرمنی میں ہیں انہوں نے درخواست کی ہے۔ ابوالحکیم صاحب مرحوم، مکرم منصور احمد مبشر مبلغ سلسلہ ڈنمارک کے نانا تھے۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب، مبشر احمد صاحب شکیل صاحب آف ہنسلو کے والد تھے اور ہمارے پیر محمد عالم صاحب دفتر P.S لندن کے بہنوئی تھے۔ چوہدری عزیز الدین احمد صاحب عمر ۸۲ سال ملتان۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب واہلہ عمر ۹۰ سال چک نمبر ۴۵ سرگودھا۔ مکرمہ زبیدہ خاتون صاحبہ موصیہ، مکرم شیخ خلیل الرحمان صاحب مرحوم سیکریٹری ضیافت کراچی کی اہلیہ تھیں۔ مکرم بشارت احمد صاحب ابن محمد یحیٰی صاحب عرصہ پندرہ سال سے نظارت خدمت درویشاں میں کام کرتے رہے۔ سردار نذیر احمد صاحب ڈوگر، یہ بھی موصی تھے، نانو ڈوگر ضلع لاہور کے۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ تاثیر الرحمان صاحب ماڈل ٹاؤن کی والدہ۔ مکرم

حکیم اللہ دتہ صاحب جراح خانیوال شہر کے سیکریٹری اصلاح وارشاد تھے۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کینیڈا بڑے وہاں کے مخلص دوست جماعت کینیڈا کے عارضی طور پر پاکستان گئے تھے غالباً وہیں ان کو دل کا دورہ پڑا ہے گوجرانوالہ میں وہاں وفات پاگئے۔ مکرم شیخ محمد انیس صاحب سول انجینئر ریٹائرڈ ہمارے لندن کے ایک فعال ممبر جماعت احمدیہ شیخ منصور احمد صاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ یہاں جلسہ پر بھی پیچھے تشریف لائے تھے۔

ان سب کی نماز جنازہ غائب مکرم ومحترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ اکٹھی پڑھی جائے گی۔